تحفة
المحبين

قصائد فارسی و عربی و اردو که
در تبریک و تهنیت ولادت
باسعادت حضرت خاتم
النبیین و سید المرسلین
و شفیع المذنبین و رحمة للعلمین
در انجمن مقدس وفاق ایرانیان
دکن صانها الله عن
الفتن

خوانده شده

بسعی و اهتمام حاجی فتح الله مفتون
یزدی بزیور طبع آراسته گردید

مطبوعه مطبع
اقبال دکن

cked
1887

بسم الله الرحمن الرحیم

قصیده فارسی طبعزاد حاجی فتح الله یزدی المتخلص بمفتون

مدرس فارسی گورنمنت هاے اسکول چادرگهات نائب مدیر

و محاسب انجمن مقدس وفاق

قصیده

خورشید چو در خاور عیان با طلعت بیکران   شد روی کیهان زرفشان از ضوء خور تا خاوران
شد روی گیتی از صفا همچون دل اهل صفا   گسترده چون مهر از زرنا فرشی بعالم زرفشان
من با دو صد رنج و الم در گوشه مغلوب غم   افتاده کامد در برم دلدار کی لاغر میان
یاری زمو مشک ختن صد سحر بودش در سخن   در بذله گوئی با فطن هم نکته سنج و خوش بیان
بر روی مهوش از جبین افگنده زلف عنبرین   یا ماه با عقرب قرین بنموده آن پسته دهان
گفتم بدو کی ماه رو وی سرو قد مشک مو   خلقت تورا چبود بگو حوری تو یا انسان یا رجان
خندید و گفت آن با نمک نی جن و حورم نه ملک   نی ماه بر اوج فلک بل دلبری شیرین زبان
چه بود تو را کاینسان غمگین نشسته در کنج حزین   ایدون بر من همچنین غمگین نشستن خسته جان
بگذشت ایدون دور غم دور غم و رنج و الم   شادی بخود دان گفتمت از لطف خلاق جهان

شد عید مولود نبی بادش فدا ام ابی   کان عرش پیما در شبی برتر شد از کروبیان
مولود پاک مصطفی آن شافع روز جزا   امروز آمد بر ملا بر خلق ارض و آسمان
راه شیاطین بسته شد بتها همه بشکسته شد   ایوان کسری خسته شد چون گشت شاه ما عیان
شاه است و شاهان بر درش جن و ملایک چاکرش   حلقه بگوش بودرش یکسر همه پیغمبران
احمد شفیع المذنبین سر حلقه اهل یقین   مقصود رب العالمین از خلقت کون و مکان
شمس حقیقت جلوه گر در این لباس آمد دگر   تا هر دنی بدگهر گردد نهان خفاش سان
از دور آدم تا کنون هر روز خود آمد برون   گاهی چو یحیی خورد خون گه بد سلیمان زمان
عیسی و هم موسی خود او هم طور و هم سینا خود او   قوسین او ادنی خود او گاهی بد اب گاهی ابن
گه طالب آن روی بد گه لن ترانی گوی بد   گه جلوه گر در کوی بد گه با کلیم اندر بیان
ذات تو ای سر علن نشناخت کس جز بو الحسن   در هر زمانی هر زمن بعد از خدای مستعان
حیدر که هستی پرورش خاقان چین و قیصرش   از جان کمینه چاکرش با جملهٔ شهنشهان
عنتر کش رجب فلک اندر وغا و صف شکن   فرض است حبش در زمین بر خلق از خورد و کلان
دستش بود دست خدا دارای تاج انما   آن واجب ممکن نما واقف بر اسرار نهان
استاد جبریل امین ابن عم خیر المرسلین   سر حلقه اهل یقین مولای کل مومنان
ای صاحب این سبطین نبی یعنی حسن حسین   بیچارگی ما بین بر ما شوای شه مستعان
بنگر گروهی ظالمین از بهر منع [illegible]   در هر طرف اندر زمین گردیده با هم همزبان
اسلام در غم مبتلا گردیده ای شیر خدا   از جور و ظلم اشقیا دستی برون آر از میان
وقت است کان تیغ دو سر بر کف امام منتظر   گیرد بدفع اهل شر سازد جهان را گلستان
بس [illegible] کانه بسلم حیدر شد   هر پیر و برنا [illegible] شد از غیب [illegible] زمان

بیند الهی چشم من در این جهان این زمن — کان تیغ بر وجه حسن عونها کند پرچا روان
کز آب آن تیغ دو دم اسلام یک شد چون قدم — گردند برادر سا بهم شاهی کنند اندر جهان
از شرق و غرب و روم و چین آیند در زیر نگین — شاهی کند چون پیشینیان ایران باختر تا خاوران
شاها مراد دکن مفتون خود را شاد کن — او را زغم آزاد کن کافتاده زار و ناتوان
صد شکر کز لطف خدا حاصل مرا شد مدعا — کایدون بدیدم برملا یک جمع از ایرانیان
ایرانیان را انجمن شد در دکن زاهل فطن — یکسر تمامی ممتحن از عارفان نکته دان
امید دارم از خدا کاین قوم نیک باوفا — هر روز یابندی علا از جمله اقوام جهان
یا رب بحق شاه دین ابن عم خیر المرسلین — شاهنشه دنیا و دین مولای کل مومنان
حقد حسد از ما ببر ما را بهم کن نیک تر — تا با یکدیگر باشیم بر هم مستعان
تا گل همی روید ز گل تا هر خیال آید ز دل — تا از بدی گردد خجل اندر زمانه نکته دان
اعدای این با صد تعب روز و شبان در تاب و تب — سوزند چو نار ملتهب تا هست این روز و شبان

زین جمع نیک باوفا این انجمن باشد بپا
تا آید از حکم خدا شاهنشه آخر زمان

نتیجه افکار سید الجلیل عالم الفاضل آقا سید هدایت الله الشوشتری

الجزایری متخلص به رضوان

من المبلغ عنی بخوذی سلم — سلام عبد الله مولاه مستلم
اعتاب باب اتی جبریل مستلما — اجلاله بخضوع [illegible]

باب له من اله العرش رفعته   والعرش في فرشه تدرس بالقدم
باب النبي الذي معراجه لبسا ط   القرب من ربه في اقرب القسم
محمد صاحب التبليغ خاتمه   والصادر الاول المقرون بالقدم
من داس بالنعل وادي فحل بها   ولم يكن فيه الا بارئ النسم
اصل الوجود وعين الجود نعمته   ومن ترقى بحجر المجد والكرم
حليمة ارضعته وهي مرضعته   ندي النبوة بالايحاء لا الحلم
ملايك ايدته في الرضاع بما   اعتاضت لابن المدره في الغنم
فشاتها قد تمشت شولا عجفا   فاعتيض اولادها في الشاه بالغنم
اثار ميلاده الآفاق قاطبة   منه انطفا نار بيت النار للعجم
وشق ايوان كسرى منك معجزة   الى القيامة باق غير منهدم
سبحان من خالق اسراك قدرته   ليلاً الى المسجد الاقصى من الحرم
تبارك الله فرد ليس مشابهه   في حادث الدهر موجود من القدم
وكيف امدح من قال الاله   بانه من عظيم الخلق في العظم
من عبد الصمد الموجود من قدم   نفس الوجود فلم يسجد على صنم
يا نفس لا تقنطي من فضل رحمته   فان رحمة الله على الامم
يا [illegible] فارحم عبد [illegible]   بباب جود لنا ارجو منك من كرم
تالله ما [illegible]   فكيف موثق حبل غير منفصم
عليه مع آله الاطهار [illegible]   الى القيامة صلى خالق القلم
والصحب [illegible]   الزهرا يا شافي المرضا من السقم

گفتار جناب ادیب اریب آقا میر وارث علی خراسانی متخلص بہ وارث

قصیدہ

بے وجہ نہیں خلق میں جشن بپا ہے　　ہاں یہ شب میلاد رسول دوسرا ہے

مطلع ثانی

بالائے زمیں نور خدا جلوہ نما ہے
جو ناز کرے ارض یہ تو بجا ہے

آتی ہے یہ زہرا کی صدا چرخ سے پیہم
مجرے ہی کئے جاؤں ابد تک تو بجا ہے
کیا قدر شب قدر کی اس رات کے آگے

یہ رات ہے وہ رات کہ جو عیش فزا ہے

باعث یہی خلقت کے ہیں دیکھو کہ خدا نے
لولاک لما شان میں خالق نے کہا ہے

قطعہ

کیا مدح کروں بادشہ کون و مکاں کی

اللہ نے بھائی انھیں جیب رسا دیا ہے

ہے دختر فرخندہ لقب فاطمہ زہرا

زوجہ بھی خدیجہ سی ملی اہل وفا ہے

کونین کے مختار ہیں مولا کے نواسے
ہے ایک حسین اک حسن سبز قبا ہے
سردار ہیں دونوں یہ جواناں جناں کے
معبود نے حاکم انھیں جنت کا کیا ہے
بخشے گا خدا اوس کو جسے بخشیں گے حضرت
معتوب جو انکا ہے وہ مردود خدا ہے
جز وحی کوئی بات نہیں منہ سے نکلتی
انکا ہے وہ احکام جو احکام خدا ہے

قطعہ

ہر ایک پیمبر سے ہیں یہ رتبہ میں افضل
ادنی سی ہے یہ بات مگر غور کی جا ہے
اللہ نے قرآن میں ایک ایک نبیؐ کا
عیسیٰ کہیں موسیٰ کہیں یہ نام لیا ہے
کیا حفظ مراتب ہے پیمبر کا ہمارے
ان کو کہیں طہ کہیں یسیں کہا ہے
ملتے ہیں جو ہنس ہنس کے گلے مومن و دیندار
اک غلغلہ صل علیٰ صل علیٰ ہے
کیا مدح کف خاک کرے نور خدا کی
اللہ نے وصف انکا کتابوں میں لکھا ہے

اور دوسرا یہہ کہ نواب مدار المہام بہادر کی پیشگاہ مین مقدمہ کے واقعات کا اخفا کرکے اپنے مفید مطلب حکم نافذ کرالینا۔ یہہ امور ایسے ہین کہ خود مستاجر مذکور اس سے انکار نہین کرسکتے۔ اور یہ تمام کارروائیان مشمولۂ مثل ہین۔ اور ایک امر غور طلب یہہ ہے کہ مستاجر مذکور نے شروع کی درخواست مین مال مسروقہ والدہ کا مملوکہ ہونا ظاہر کیا ہے۔ اور پہر یہہ بیان کرتا ہے کہ والدہ کے اوس صندق مین جواہر کے چھتیس ہزار روپیون کا مال نامبردہ کا ماسوائے اپنے دوسرے بہائیون کے تہا۔

یہ دوسرے بہائیون مین مرزا کاظم علیخان بہی شریک ہین۔

اول تو مال مسروقہ کی قیمت چار لاکہہ ساٹھ ہزار روپیون کی تبلایا پہر بعد اوسی مال کی قیمت چہہ لاکہہ چھتیس ہزار روپیونکا تبلایا سچ کہا کسی نے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد

(ملاحظہ ہو یہ تخالف)

مستاجر مذکور سے کوئی یہہ دریافت کرے کہ مال کے سرقہ جانیکی کیفیت آپکو کیسے معلوم ہوئی تو یہہ ہی جواب ملیگا کہ ڈیہروائی کی زبانی مجہے معلوم ہوا۔ کہ ڈیہروائی کو کیونکر معلوم ہوا تو یہی ظاہر کیا جائیگا کہ اوسکو گہر کے چہوکریون سے معلوم ہوا غرض تین درجونکے بعد کہین آپ اونگہنے سے ہوشیار ہوئے۔ اور ہوشیار ہوتے ہی نہ سمجہا نہ سوچا نہ آؤ دیکہا نہ تاؤ دیکہا جہٹ سے درخواست لیکر اور پیٹ پکڑ لیکر بوم مارتے ہوئے کوتوالی مین پہونچے اور چیخنے پکارنے لگے کہ یارو دوڑو دوڑو مین لٹ گیا میری امان جان کا مال میرے بہائی صاحب نے چرایا بموجب ایک دکہنی مثل کے کہ مٹہو میان مرگئے۔ مٹہو میان کیسے مرگئے نہین معلوم۔ ارے کس نے کہا۔ فلانے نے کہا اور فلانے کو کس نے کہا۔ فلانے نے کہا۔ آخر ہوتے ہوتے نتیجہ یہہ ہوا کہ ہمنے جن جن سے سنا تہا مثل اون کے ہمنے بہی غل مچا دیا۔ ہمین کیا معلوم کہ کیا ہوا۔

اور لطف یہہ کہ مستاجر مذکور نے اسی سنی سنائی پر اتہامات دیئے اور بہائی کو ملزم

بھی ٹھہرا دیا۔ اور پھر سرکار مین درخواست دی کہ میرا مال مرزا کاظم علی فروخت کر رہے ہین
اور میرا نقصان ہو رہا ہے خدا را جلد تجویز کرو۔ اگر کوئی پوچھے کہ مال کیسے فروخت ہوا۔
کس کی معرفت فروخت ہوا۔ اور کتنا فروخت ہوا۔ اور کہان فروخت ہوا اور فروخت
ہونیکا ثبوت کیا ہے۔ تو بس اسکا جواب بھی وہی ہے کہ مٹھو میان مر گئے۔

اب تک مستاجر مذکور کی منشاء درخواست کی تھا و ہر چو کچھ ہوا کوتوالی مین اسوقت
موجود ہے۔ اور مثل متعلقہ مین مستاجر مذکور کے نقش کردہ ساختہ پرداختہ گواہون کے
جو کچھ کہ اظہارات لئے گئے ہین ایک دوسرے کے مخالف و متضاد ہین۔ کوئی تو کہتا ہے
کہ صندوق تین آدمی اٹھا کر لے گئے۔ اور کوئی کہتا ہے کہ صرف دو آدمی صندوق
لے گئے یہ نہین معلوم کہ سر پر اٹھا کر لے گئے یا ہاتھون پر اور کوئی یہ کہتا ہے کہ صندوق ایک
ہی آدمی لنگوٹ بند وہ لیگیا۔ گواہان مذکور مین چند آدمی اس بیان مین بھی متفق ہین
کہ جب کاظم علی آکر والدہ صاحبہ سے پوچھے کہ زیور کا صندوق کہان ہے یا مرزا افضل علی
چرا لیگئے تو والدہ نے جواب دیا کہ حجرہ مین ہے اور کنجیان اپنے پاس سے اون کے سامنے
پھینک کر کہا کہ [illegible] دیکھو [illegible] دیکھ لو۔ گواہان مذکور نے صندوق مذکور کا جو عرض طول
بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ یا ڈیڑھ ہاتھ طول اور ایک فٹ عرض ہے۔ اور اسوقت اوس
صندوق مین صرف ہزار روپیہ کی گنجائش موجود ہے۔ لہذا گنجائش یہ مال اوسمین ہے پس
کوئی بیوقوف سے بیوقوف شخص بھی اس بات کو باور نہ کریگا کہ چھ لاکھ چہتر ہزار کا
مال۔ جسمین پچاس جوڑیان زیب و زینت و دوشالیان و کچھ وغیرہ کے ہون اور
علاوہ اسکے [illegible] [illegible] جات ٹکڑے قریب پانسو عدد کے
ہو اوس چھوٹے صندوق مین کیونکر سما سکتا ہے۔ جواہرات اور موتی وغیرہ
تو تھوڑی جگہ مین سما جاتے ہین کچھ کپڑے ہین جو ٹھونس ٹھونس کر رکھین یا
لڑیان جنمین جوڑے دیکر رکھین مستاجر مذکور کا یہ اصرار وہ تمام مال مسروقہ

قطعہ

یہ حال بلبلنے جو گلستاں میں کہا ہے تشریف اب لائے ہیں مولا سوئے دنیا
شاخوں نے سلامی کے لئے سر ہیں جھکائے
ہے وجد کہ ایک ایک شجر جھوم رہا ہے
ہے شوق میں وا در کیطرف دیدۂ نرگس
سبزے نے بھی ہر چار طرف فرش کیا ہے
سرسبز ہوں سب دوست معاند ہوں پامال
ہر شاخ پہ یہ بلبل شیدا کی صدا ہے
سنکر خبرِ آمد سلطان رسالت
زر غنچوں نے مٹھی میں چھپا ور لو لیا ہے
سلطان اولو العزم کی آمد ہے جہاں میں
تا عرش بریں دین کے ڈنکے کی صدا ہے
کچھ خوف نہیں قبر کا اور حشر کا وآہٹ
ہم اوس کے ہیں مداح جو محبوب خدا ہے

غزل (از مفتون)

پای چو ای صنم نہی از سر ناز بر زمیں می نہمت بجای پا روی نیاز بر زمین
پای زند بکفر و دین یکسرہ دیر و کعبہ را انکہ بکوئیت آورد روی نیاز بر زمین
خیل ملک ز آسمان خاصہ کند سوی تو بہر اجابت دعا دست دراز بر زمین
کفر بکیش عاشقان نبود اگر سبکتگین سجدہ طاعت آورد نزد ایاز بر زمین

نیست ز فقر و کمتم اندوه و شادی بدل　زانکه بجا برین بود شیب فراز بر زمین
رو بخدای خویش کن تا برهاندت ز غم　چشم بپی عیشتی در تنگ و تار بزمین

ایضاً

هرکه را قبله چو من طاق دو ابروی تو بود
نزده پا دیر و حرم را بسر کوی تو بود
کاش که اهل نظر را همگی دل هدف
تیر جانسوز کمان خانهٔ ابروی تو بود
مهر را ماه عیان داشت همی بدر و هلال
ذرهٔ نورش اگر از رخ نیکوی تو بود
پای سرمست نهادم بچمن از پی سیر
بروی اندر چمن ار چون قد دلجوی تو بود
مشک یک خطهٔ چین خاصه نهان در هر تار
در خم طرهٔ پرچین سمن بوی تو بود
عاقلان را همه از جان شده بودی محسود
دل دیوانه که در سلسله موی تو بود
پای یکسر زده بر حوری و غلمان مفتون
خواهشش چون زنخداروی چه مینوی تو بود

تمت

To: www.al-mostafa.com